1. اگر کوئی شخص کوئی کتاب خرید لے تو کیا وہ (مصنف کی اجازت کے بغیر) اس کتاب کو اسکین کرکے پی ڈی ایف شکل بنا کر افادہ عام کیلئے (بغیر تجارت یا مالی منافع کے) دوسرے لوگوں کو دے سکتا ہے اور سوشل میڈیا وغیرہ پر شئیر کر سکتا ہے ؟

فقہ البیوع میں مفتی تقی عثمانی مدظلہ نے بھی اس پر بحث فرمائی ہے

١١٧ – تنبيه

وبالجملة، فالرّاجح عندنا، والله سبحانه أعلم، أنّ حقّ الابتكار والتّأليف حقٌّ معتبر شرعاً، فلايجوز لأحد أن يتصرّف في هذا الحقّ بدون إذن من المبتكر أوالمؤلّف، وينطبق ذلك على حقوق برامج الكمبيوتر أيضا. ولكنّ التعدّيَ على هذا الحقّ إنّما يُتصوّر إذا أنتج أحدٌ مثلَ ذلك المنتج أوالكتاب أوالبرنامج بشكلٍ واسع للتّجارة فيه، أوبقصد الاسترباح. أمّا إذا صوّره لاستعماله الشّخصيّ، أو أهبه إلى بعض أصدقاءه بدون عوض، فإنّ ذلك ليس من التعدّي على حقّ الابتكار. فما توغّل فيه نُشّرةُ الكتب ومنتجو برامج الكمبيوتر من منع النّاس من تصوير الكتاب، أو قُرص الكمبيوتر، أو جزء منه لاستفادة شخصيّة، وليس للتّجارة، فإنّه لامبرّرله أصلا. وهذا ما ينطبق عليه أنّ مالك الكتاب أوالقُرص يملك ماشاء فيه من التّصرّفات للاستفادة الشّخصيّة. وليس للمنتج أن يمنعه منها. وإنّما الممنوع أن يُنتج مثلها بقصد الاسترباح والتّجارة فيه بدون إذن منه. والله سبحانه وتعالى أعلم.[1]

---

(١) ومن الجدير بالذكر هنا أن والدي العلامة المفتي محمد شفيع رحمه الله تعالى كان يفتي بعدم جواز بيع حقوق النشر وله في ذلك رسالة وجيزة مطبوعة في كتابه "جواهرالفقه" ولكنه بعد هذاالتأليف كان يريد أن يدرس هذه المسألة من جديد بحث وتحقيق مستفيض بما ينقح مسألة الحقوق والاعتياض عنها، وكان منفتحا لكل رأي جديد يسنح له بعد هذا البحث ولكنه لم يجد لذلك فرصة، فعوض إلى هذاالأمر مرتين، وشرحت في جمع مادته ، ولكنه لم يتح لي إكماله في حياته رحمه الله تعالى. وإنما وفقت لإكمال هذاالبحث بعد انتقاله إلى رحمة الله بزمان. فبحثي هذاامتثال لأمره رحمه الله تعالى. وإن كان يبدو في الظاهر أن الرأي الذي انتهيت إليه مخالف لرأيه المطبوع، ولكن بمسألة كان يريد إعادة النظر في الموضوع فلا سبيل اليوم إلى الجزم بأن ماكتبته مخالف لرأيه أو يوافقه. والله سبحانه وتعالى أعلم.

2. بعض لوگ اشکال کرتے ہیں کہ اگر کتاب حال میں چھپی ہو اور کوئی شخص اسکی برقی شکل (پی ڈی ایف) بنا کر شئیر کر دے تو پھر لوگ اس کتاب کو خریدتے نہیں تو اس سے مصنف کے نفع میں کمی ہوتی ہے-

تو کیا انکا یہ اشکال ٹھیک ہے ؟
اور
اگر کوئی شخص کسی کتاب کی اشاعت کے تھوڑے ہی دن بعد پی ڈی ایف بنا کر شئیر کر دے تو کیا یہ جائز ہے ؟

3. اور اگر جزء 2 میں ذکر کردہ اشکال کو تسلیم کر لیا جائے تو اسکا پھر کیا معیار ہو گا کہ کتاب کی اشاعت کے کتنی مدت بعد پی ڈی ایف بنا سکتے ہیں ؟
ایک سال ، دو سال ، پانچ سال بعد وغیرہ

جزاک اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

﴿۱﴾---واضح رہے کہ کتاب کی تصنیف اور اس کی طباعت پر بعض اوقات لاکھوں روپے تک خرچ ہو جاتے ہیں اور تصنیف کرنے والا اس کے لئے جسمانی اور ذہنی مشقتیں برداشت کرتا ہے اور راحت وآرام کو قربان کرتا ہے اور اس کے لئے بہت وقت خرچ کرتا ہے، لہٰذا اس کو اس تصنیف سے نفع حاصل کرنے کا اس شخص سے زیادہ حق حاصل ہونا چاہئے جو تھوڑے سے مال میں اس کتاب کو خرید کر اس کی نقل کم قیمت میں آگے فروخت کرے اور اس کو ضرر پہنچائے اسلئے کسی کتاب کی تصنیف کرنے والا قانوناً اور عرفاً جس طرح اس حق کو اپنے پاس محفوظ کر سکتا ہے، شرعاً بھی اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس حق کو اپنے پاس محفوظ کر کے اس کی نقل بنانے اور فروخت کرنے پر پابندی لگائے، اور جس شخص یا ادارہ سے اس کا باقاعدہ معاہدہ ہو جائے تو شرعاً اس پر واجب ہے کہ اس معاہدہ کی پابندی کرے اور اس کی نقل آگے کسی کو بھی فروخت نہ کرے ورنہ گناہ گار ہو گا۔

لیکن کسی شخص کا اصل کمپنی سے معاہدہ نہیں اور اس کا مقصد دھوکہ دینا اور تجارت کرنا بھی نہیں، بلکہ وہ محض ضرورت پوری کرنے کے لئے کسی سے پی ڈی ایف لے کر پڑھتا ہے یا کسی کو اس کتاب کی پی ڈی ایف دیتا ہے یا اس کو کمپیوٹر، سی ڈی یا ہارڈ کس وغیرہ میں محفوظ کر کے کسی کو دیتا ہے تو شرعاً اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، نیز کسی ایسے شخص سے جس کا کمپنی یا ادارہ سے معاہدہ نہ ہو قیمتاً خریدنے کی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ یہ نجی ضرورت کے لئے ہو تجارت کے لئے نہ ہو اور خریدنے والا شخص جس مسلم ملک میں رہتا ہے اس ملک کی مسلمان حکومت نے ایسی ضرورت کے لئے خریدنے یا مفت حاصل کرنے کی قانوناً ممانعت نہ کی ہو، البتہ اگر کسی ایسے شخص سے خریدے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس نے کمپنی سے نقل نہ بیچنے کا معاہدہ کر رکھا ہے تو اس سے خریدنا جائز نہیں۔ (ماخذہ التبویب، ۱۷/۲۶۲، ۳۶/۸۳۳)

فقه البيوع: (١/ ٢٨٦)

"فالراجح عندنا, والله سبحانه وتعالى أعلم, أن حق الإبتكار والتاليف حق معتبر شرعا, فلا يجوز لأحد أن يتصرف في هذا الحق بدون إذن من المبتكر أو المؤلف, وينطبق ذلك على حقوق برامج الكمبيوتر أيضا. ولكن التعدي على هذا الحق انما يتصور إذا أنتج احد مثل ذلك المنتج أو الكتاب أو البرنامج بشكل واسع للتجارة فيه, أو بقصد الإسرتباح. أما إذا صوره

(جاری ہے---)

لإستعماله الشخصي, أو ليهبه إلي بعض أصدقاءه بدون عوض, فإن ذلك ليس من التعدي على حق الإبتكار.

بحوث في قضايا فقهية معاصرة – (١ / ١٢٢)

هل حق الابتكار أو حق الطباعة حق معترف به شرعا؟ والجواب على هذا السؤال أن من سبق إلى ابتكار شيء جديد سواء كان ماديا أو معنويا، فلا شك أنه أحق من غيره بإنتاجه لانتفاعه بنفسه، وإخراجه إلى السوق من أجل اكتساب الأرباح، وذلك لما روى أبو داود عن أسمر بن مضرس رضي الله عنه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال: ((من سبق إلى ما لم يسبقه مسلم فهو له))...

ولما ثبت أن حق الابتكار حق تقره الشريعة الإسلامية بفضل أسبقية إلى ابتكار ذلك الشيء، فينطبق عليه ما ذكرنا في حق الأسبقية من أحكام، وحققنا هنا أن بعض الشافعية والحنابلة أجازوا بيع هذا الحق، ولكن المختار عندهم عدم جواز البيع، ولكن يجوز عندهم النزول عنه بمال،... ونقلنا نص البهوتي عن " شرح منتهى الإرادات " في جواز النزول عن حق التحجير وحق الجلوس في المسجد، وما إلى ذلك من حقوق الأسبقية والاختصاص، ومقتضى ذلك أن يجوز النزول عن حق الابتكار أو حق الطباعة لرجل آخر بعوض يأخذه النازل، ولكن هذا إنما يأتي في أصل حق الابتكار وحق الطباعة، أما إذا قرن هذا الحق بالتسجيل الحكومي الذي يبذل المبتكر من أجله جهده وماله ووقته والذي يعطي هذا الحق مكانة قانونية تمثلها شهادة مكتوبة بيد المبتكر وفي دفاتر الحكومة، وصارت تعتبر في عرف التجار مالا متقوما فلا يبعد أن يصير هذا الحق المسجل ملحقا بالأعيان والأموال بحكم هذا العرف السائر، وقد أسلفنا أن للعرف مجالا في إدراج بعض الأشياء في حكم الأموال والأعيان، لأن المالية كما حكينا عن ابن عابدين رحمه الله تثبت بتمول الناس، وإن هذا الحق بعد التسجيل يحرز إحراز الأعيان، ويدخر لوقت الحاجة ادخار الأموال، وليس في اعتبار هذا العرف مخالفة لأي نص شرعي من الكتاب أو السنة، وغايته أن يكون مخالفا للقياس، والقياس يترك للعرف، كما تقرر في موضعه

﴿۳،۲﴾---کسی کتاب کی پی ڈی ایف نکالنے کے لئے کوئی مدتِ انتظار متعین نہیں، البتہ اس بات کا اہتمام رکھنا ضروری ہے کہ پی ڈی ایف کو صرف ضرورت کی حد تک دوسروں کو دیا جائے، نیز اس کو اس طرح سے انٹرنیٹ وغیرہ پر عام شائع کرنا جائز نہیں جس سے مصنف کو اس کتاب کی تجارت میں ضرر لاحق ہو۔

(جاری ہے---)

فقه البيوع: (١/ ٢٨٦)

فما توغّل فيه نشرة الكتب ومنتجو برامج الكمبيوتر من منع الناس من تصوير الكتاب, أو قرص الكمبيوتر, أو جزء منه لإستفادة شخصية, و ليس للتجارة, فإنه لا مبرر له أصلا. وهذا ما ينطبق عليه أن مالك الكتاب أو القرص يملك ما شاء فيه من التصرفات للإستفادة الشخصية, وليس للمنتج ان يمنعه منها. وإنما الممنوع أن ينتج مثلها بقصد الإسترباح والتجارة فيه بدون إذن منه

سنن الدارقطني (٣/ ٢٦)

عن أبي حرة الرقاشي عن عمه أن النبي صلى الله عليه و سلم قال : لا يحل مال امرئ مسلم إلا عن طيب نفس

المعجم الأوسط (١/ ٩٠)

عائشة أن رسول اللهﷺ قال : لا ضرر ولا ضرار.....واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

بنده عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹ /ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

۸ /دسمبر/2018ء

الجواب صحیح

محمد عبدالحسیب غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

۸/دسمبر/2018ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۹/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالحنان غفرلہ

۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۱/۴/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد طاہر غفرلہ

۴/۴/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء

نوٹ نمبر ۳۶/۲۰۳۳

۱۴۴۰/۴/۵

۲۰۱۸/۱۲/۱۳